حوالہ نمبر: AM-11136-1446/s

تاریخ: 29-06-1446
01-01-2025

اہم فیصلے اجلاس مجلس عاملہ (120) واں

منعقدہ: 14 جمادی الثانی 1446ھ مطابق 17 دسمبر 2024ء

بمقام جامعہ عثمانیہ اسلام آباد 2-8-H اسلام آباد

**الحمدلله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین امابعد!**

۱۔ مجلس عاملہ نے اتحادتنظیمات مدارس پاکستان کے اجلاس منعقدہ مورخہ 16 دسمبر 2024ء بروز منگل بعد نماز مغرب بمقام جامعہ عثمانیہ اسلام آباد میں منظور ہونے والی درج ذیل قرارداد کی توثیق فرمائی جو درج ذیل ہے:

سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860ء کے تحت ترمیمی سوسائٹیز رجسٹریشن بل مؤرخہ 21/20 اکتوبر 2024ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور ہوااور اسی روزقومی اسمبلی کے اسپیکر کے دستخط سے حتمی منظوری کے لیےایوان صدرارسال کر دیا گیا۔ مورخہ 28 اکتوبر 2024ء کوصدر کی طرف سے ایک غلطی کی نشاندہی کی گئی، قومی اسمبلی کے اسپیکر نے آئین اور قانون کے تحت اسے قلمی غلطی گردانتے ہوئے اس کی تصحیح کر دی اورصحیح شدہ ترمیمی بل مؤرخہ یکم نومبر 2024ء کوایوان اورصدرارسال کردیا، جسے صدر نے قبول کرتے ہوئے اس پر زور نہیں دیا۔ بعدازاں صدر کی طرف سے دس دن کے اندر مذکورہ ترمیمی بل پر کوئی اعتراض موصول نہیں ہوا، البتہ 13 نومبر 2024ء کو نئے اعتراضات لگادیے گئے جو کہ میعادگزرنے کی وجہ سے غیر مؤثر تھے، نیز ایک کے بعددوبارہ اعتراض لگایا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ لہذا یہ بل اب قانونی شکل اختیار کر چکا ہے۔ حوالے کے لیے سپریم کورٹ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کی نظیر موجود ہے، نیز اسپیکر نے علی الاعلان اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ باقاعدہ ایکٹ بن چکا ہےاورانہیں صرف ایک ہی اعتراض موصول ہوا تھا۔اور دوسرا اعتراض آج تک انہیں نہیں ملا۔ پس ہمارا مطالبہ ہے کہ قانون کے مطابق بلاتاخیراس کا گزٹ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے تاکہ فوری طور پراس پرعمل درآمد شروع ہو۔

۲۔ ترمیمی بل کے حوالے سے ہونے والے پروپیگنڈے کے لیےعوامی آگاہی مہم چلائی جائے گی اس سلسلہ میں ضلعی وصوبائی سطح پر اجتماعات ہوں گے آئمہ وخطباء جمعہ کے اجتماعات میں موقف بیان کریں گےاور مدارس وجامعات سالانہ پروگرامات میں حضرت صدر وفاق کے بیان کردہ موقف کے مطابق تشہیر کریں گے اجلاس کے موقع پر حضرت کا بیان کردہ موقف درج ذیل ہے:

آج کل یہ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ مدارس تعلیمی ادارے ہیں، انہیں وزارت تعلیم کے ساتھ وابستہ ہونا چاہیے، جبکہ مدارس یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونا چاہیے۔ سوسائٹیز ایکٹ وزارت صنعت وتجارت سے تعلق رکھتا ہے، تو لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ ہم سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونا کیوں پسند کرتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ سوسائٹیز ایکٹ کیا ہے؟ سوسائٹیز ایکٹ درحقیقت ایک ایسا قانون ہے جس کے تحت آپ کوئی سوسائٹی بنا سکتے ہیں یا پرائیوٹ ادارہ قائم کر سکتے ہیں، جس میں عمومی کام کرنا ہو، تعلیم دینی ہو، رفاہی کام کرنا ہو، تربیتی ادارہ قائم کرنا ہو، یا پیشہ ورانہ تعلیم وتربیت فراہم کرنا ہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی

آرٹس کونسل قائم کرنی ہو، وہ بھی اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہو سکتی ہے۔

سوسائٹیز ایکٹ کے ذریعے پرائیوٹ ادارے ایک قانونی حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا وجود قانونی طور پر تسلیم کر لیا جاتا ہے، لیکن اپنے اندرونی معاملات میں وہ بالکل خودمختار اور آزاد ہوتے ہیں۔ جب کوئی ادارہ اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہو جاتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے قوانین اور اپنے نظام کے تحت ادارے کو چلا سکتا ہے۔ دوسری طرف، وزارت تعلیم حکومت کا ایک ادارہ ہے جو اپنے تعلیمی نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس میں یونیورسٹیاں، کالجز، اور اسکول شامل ہیں، جو حکومت کے تحت قائم ہوتے ہیں اور اس نظام کے پابند ہوتے ہیں۔

سادہ الفاظ میں، اگر کوئی ادارہ سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہو تو وہ پرائیوٹ ہے اور اپنے نظام کو چلانے کا مکمل اختیار رکھتا ہے۔ لیکن اگر وہ وزارت تعلیم کے تحت آتا ہے تو وہ وزارت کے نظام کا پابند ہو جاتا ہے۔ ہمارے مدارس کی بنیاد حضرت نانوتوی کے وقت سے اس بات پر ہے کہ یہ پرائیوٹ ادارے ہیں اور ان کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہمیں حکومت سے کوئی امداد چاہیے، نہ حکومت کی مداخلت۔ ہم اپنے اکابر کے طریقہ کار پر چلنا چاہتے ہیں اور کسی ایسے ادارے کو اپنے اوپر مسلط نہیں کرنا چاہتے جو ہمارے اندرونی نظام میں دخل اندازی کرے یا ہمارے مقاصد پر اثر انداز ہو۔

یہ آزادی ہمیں سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ملتی ہے، کیونکہ وہ ایک پرائیوٹ قانون ہے، جس میں تمام ادارے پرائیوٹ ہیں۔ بہت سے تعلیمی ادارے اب بھی سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں، کیونکہ وہ پرائیوٹ طریقے سے اپنے نظام کے تحت چلنا چاہتے ہیں۔ وزارت تعلیم کے ساتھ منسلک ہونے کے حوالے سے ہم نے انتہائی دباؤ کے حالات میں اتنی بات تسلیم کی تھی کہ ہمارا ڈاک خانہ بدل جائے۔ لیکن جو اندیشہ تھا، اور جس کی وجہ سے ہم وزارت تعلیم میں جانے سے گریز کر رہے تھے، وہ اس وقت سامنے آ گیا جب ہمارے ساتھ مذاکرات کے دوران ایک مفاہمتی یادداشت تیار ہوئی، جس کو آج معاہدہ کا نام دیا جا رہا ہے۔

یہ درحقیقت ایک MOU (میمورینڈم آف انڈرسٹینڈنگ) ہے۔ قانونی اعتبار سے اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا، بلکہ یہ صرف بات چیت کا ایک مرحلہ ہوتا ہے جس میں کچھ چیزوں پر مفاہمت ہوئی ہوتی ہے۔ اس مفاہمت کا ایک حصہ یہ تھا کہ ہمارے بینک اکاؤنٹس کھلیں گے، ہم خودمختار اور آزاد رہیں گے۔ دوسرا یہ کہ ہمارے غیر ملکی طلباء کو داخلے ملیں گے اور ویزے فراہم کیے جائیں گے۔ نیز، یہ بھی طے پایا تھا کہ جب تک اس پر مکمل عمل نہ ہو جائے، سوسائٹیز ایکٹ کے تحت جو مدارس رجسٹرڈ ہیں، وہ اپنی جگہ رجسٹرڈ ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک ارب روپے کا بجٹ بنا کر وزارت تعلیم کے تحت ایک ڈائریکٹوریٹ قائم کر دی گئی، جو ایک سابق فوجی میجر جنرل کے ماتحت ہے۔ اس کے لیے دفاتر قائم کیے گئے اور رجسٹریشن کا آغاز کر دیا گیا۔ یہ مرحلہ تھا جس میں ہمیں اپنے اس نقطہ نظر کی مکمل وضاحت مل گئی کہ اگر ہم وزارت تعلیم میں جائیں گے تو ہم ایک نظام کے اندر پھنس جائیں گے اور اس کے تمام احکامات کے تابع ہو جائیں گے۔

اگرچہ اس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ مدارس اپنے نظام میں آزاد اور خودمختار رہیں گے، لیکن آخر میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ وقتاً فوقتاً

وزارت تعلیم کی طرف سے جو ہدایات آئیں گی، مدارس ان کے پابند ہوں گے۔ہم واضح الفاظ میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اپنے نصاب اور نظام کو کسی حکومت کے ماتحت رکھنا ہمارے لیے زہر قاتل ہے۔ہم نے سعودی عرب، امارات، مصر، اور شام میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں مدارس کو کس طرح ختم کیا گیا اور دبایا گیا۔وہاں کوئی کلمہ حق کہنے والا موجود نہیں۔اگر کوئی موجود ہے، یا تو وہ جیل میں ہے یا اس پر تشدد ہورہا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ، پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے بنایا اور پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ہم یہ صورت حال کسی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتے کہ ہمارے مدارس اور علماء اس طرح خاموش رہیں اور ان کے سامنے جو ہورہا ہو، اسے دیکھتے رہیں۔لہذا، جب کسی چیز کو قابو میں لانا ہوتا ہے، تو ابتدا میں تمام پابندیاں عائد نہیں کی جاتیں۔پہلے دانہ ڈالا جاتا ہے، پھر وقت کے ساتھ اسے قابو میں کرلیا جاتا ہے۔یہی طریقہ کار تاریخ میں رہا ہے۔اگرچہ کہا گیا ہے کہ مدارس اپنے نظام میں آزاد اور خودمختار رہیں گے، لیکن ایک مرتبہ اس دائرے میں آجانے کے بعد وزارت تعلیم کی طرف سے آنے والی ہدایات کا پابند ہونا لازمی ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ ہم سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رہنا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ ایک پرائیوٹ قانون ہے جو آزادی فراہم کرتا ہے۔ہم اپنے کام میں کسی مداخلت کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔ہماری یہ گذارشات ہیں اور یہی ہمارا اصل مقصد ہے۔ان شاء اللہ، ہم اس پر ڈٹے رہیں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین.

۳۔ وفاق کے تحت مربوط عصری نصاب تعلیم کی تیاری شروع ہے پہلے مرحلے میں نصاب ساز ادارے آفاق کے ساتھ جماعت ہشتم کی کتب کی تیاری کا کام شروع ہوچکا ہے طے کیا گیا پرائمری سے ہفتم تک کی کتب بھی جلد سے جلد تیار کی جائیں گی۔جماعت ہشتم کی کتب عملی کمیٹی کی نظر ثانی کے بعد نگران کمیٹی کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہوں گی جس کی مجلس عاملہ نے پیشگی منظوری دی اور گذشتہ اجلاس میں القراءۃ الراشدہ کی تمارین، فلکیات سے متعلق کتاب کی تیاری، جدیدیت سے متعلق اور معلم الانشاء کی متبادل کتاب کی تیاری کا کام جن حضرات کے سپرد کیا گیا تھا انہوں نے رپورٹ پیش کی کہ یہ کتب تکمیل کے مراحل میں ہیں۔مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کتب پر غور کرنے اور نظر ثانی کرنے کے لیے نصاب کمیٹی کا اجلاس جلد بلایا جائے نیز مجلس عاملہ نے یہ پیشگی منظوری دی کہ یہ نصاب کمیٹی کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہوں گی۔حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب مدظلہم نے نشاندہی فرمائی کہ حضرت شیخ سلیم اللہ خانؒ کے زمانے میں متوسطہ کی معاشرتی علوم کی جو کتاب نافذ تھی اس میں قیام پاکستان سے متعلق نظریاتی مضامین موجود تھے ان مضامین کو بعینہ نئے نصاب میں شامل کرنا چاہیے حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم نے فرمایا کہ متعلقہ حضرات کو اس کی ہدایات کردی گئی ہیں۔

۴۔ وفاق کا معیار تعلیم بلند کرنے اور پرائیوٹ طلبہ وطالبات کے سدباب کے لیے طے کیا گیا کہ جو طلبہ وطالبات کسی ادارے میں ششماہی امتحان تک زیر تعلیم رہتے ہیں اور پھر وہاں سے امتحان نہیں دیتے وہ مدارس ان طلبہ وطالبات کی فہرست دفتر وفاق کو ارسال کریں گے اگر انہوں نے کسی دوسرے ادارے سے امتحان میں شرکت کی ہوگی تو بعد از تحقیق دفتر وفاق ایسے طلبہ وطالبات کا نتیجہ حسب ضابطہ کالعدم قرار دے گا اور دوسرے ادارے کے خلاف تادیبی کارروائی ہوگی۔

حوالہ نمبر: تاریخ:

۵۔ امتحانی نظم کو مضبوط بنانے کے لیے تجربہ کار مستعد نگران عملہ کا تقرر کیا جائے گا مدارس مستعد اور تجربہ کار اساتذہ کے نام نگرانی کے لیے دیں۔ مسئولین اپنے امتحانی مراکز کے نگران عملہ کا تقرر متعلقہ علاقائی معاون ناظم کی مشاورت سے کریں گے اور ان کے دستخط کے ساتھ حتمی فہرست دفتر وفاق کو ارسال کریں گے اور اس سلسلہ میں یہ حضرات باہمی رابطے میں رہیں گے۔

۶۔ ایسے مدارس کی فہرست مرتب کی جائے جو سالانہ امتحان میں کسی درجے میں شریک نہیں ہوئے، اور یہ فہرست متعلقہ مسئولین کو بھیج کر عدم شرکت کی وجوہات معلوم کی جائیں۔ ان طلبہ کے بارے میں بھی تحقیق کی جائے جو داخلہ بھیجنے کے باوجود امتحان میں شریک نہیں ہوئے۔ دینی تعلیم کے رجحانات اور معیار کا صوبہ وار تجزیہ کیا جائے، اور کامیابی کے تناسب میں کمی کی وجوہات معلوم کی جائیں۔ وفاق کے تحت آن لائن نظام تعلیم نا قابل قبول ہے، اس پر ناظمین سے رپورٹ لی جائے کہ کن مدارس میں یہ نظام رائج ہے۔ ان امور کے بارے میں ناظمین رپورٹ مرتب کریں گے اور دفتر وفاق ان کو اعداد وشمار مہیا کرے گا۔

۷۔ ایسے غیر ملکی فضلاء جنہوں نے تحتانی درجات کی تعلیم غیر ملکی مدارس سے حاصل کر کے اسناد حاصل کیں اور انہیں غیر ملکی اسناد کے معادلہ کی بنیاد پر وفاق کے فوقانی درجات کے امتحان کی اجازت دی گئی تھی۔ انہیں حسب ضابطہ مدرسہ کے نتیجہ پر تحتانی اسناد جاری کی جائیں۔

۸۔ متوازی بورڈوں سے ملحق مدارس اگر وہ وفاق میں اپنا الحاق کریں گے تو ان مدارس کے طلبہ کو متوازی بورڈوں کی اسناد پر وفاق کے فوقانی درجات کے امتحان میں حسب ذیل تفصیل کے مطابق میں شرکت کی اجازت ہوگی۔

۹۔ وفاق ان متوازی بورڈوں کے طلبہ وطالبات کا جائزہ امتحان لے گا اور پھر اسی جائزہ امتحان میں کامیاب ہونے کی صورت میں اگلے درجات میں شرکت کی اجازت دی جائے گی۔ جائزہ امتحان کے ہر درجہ کا ایک ہی سوالیہ پرچہ ہوگا اور وہ ہر درجہ کے تمام مضامین پر مشتمل ہوگا۔ سابقہ بورڈ کی تمام اصل اسناد بمعہ کشف الدرجات اور مصدقہ نقول بھی فراہم کرنی ہونگی، ان اسناد کی بنیاد پر وفاق کے فوقانی درجات میں امتحان دینے کی اجازت ہوگی۔

۱۰۔ یہ مدارس 10 رجب المرجب 1446ھ تک وفاق سے اپنا الحاق اور طلبہ وطالبات کا داخلہ کروا سکیں گے۔

۱۱۔ وفاق کے تحت امتحان میں کامیابی کے لیے چار پرچوں میں پاس ہونا اور چالیس فیصد نمبر حاصل کرنا لازم ہے اور چار مضامین میں پاس نہ ہونے والا ضمنی شمار ہوتا ہے اس میں مزید یہ اضافہ کیا گیا کہ جو طلباء کسی پرچہ میں غائب ہوں گے یا کوئی پرچہ کالعدم ہوگا تو انہیں ضمنی قرار دیا جائے گا۔ کامیاب نہیں قرار دیا جائے گا کامیابی کے لیے لازم ہوگا کہ وہ ان مضامین کا پرچہ دوبارہ دے۔

عبدالمجید
ناظم مرکزی دفتر
وفاق المدارس العربیہ پاکستان